بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

سخت افسوس ہے ۶ ستمبر کو یوپی گورنمنٹ کے سب سے زیادہ سنیر آئی، سی، ایس ممبر ریونیو بورڈ سید صدیق حسن صاحب نے اچانک داعیِ اجل کو لبیک کہا اور اس دنیا سے رخصت ہو گئے، انتقال سے صرف پانچ روز پہلے یعنی یکم ستمبر کو عصر کی نماز کے بعد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی مجلسِ انتظامیہ کا جلسہ تھا، مرحوم سے وہاں ملاقات ہوئی، حسبِ عادت بڑے تپاک اور گرم جوشی سے ملے، جلسہ کے اختتام پر ہم سب کے ساتھ مسجد ندوہ میں مغرب کی نماز پڑھی، باہر نکلے تو راقم الحروف اور دوسرے حضرات کے ساتھ دس پندرہ منٹ بات چیت کرتے رہے اور پھر مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی کو اپنے ساتھ لے کار میں بیٹھ کر رخصت ہو گئے، اس وقت دیکھنے میں کافی تندرست اور ہشاش بشاش تھے اور اس بات کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ بس اب عالمِ آب و گِل میں پانچ دن کے مہمان ہیں، پاکستان میں ایک قریبی عزیز کا انتقال ہو گیا تھا اُن کی تعزیت کرنے کی غرض سے اپنی بیوی اور بیٹی کے ساتھ لاہور جا رہے تھے، امرتسر پہونچ کر کسٹم وغیرہ کے مراحل سے گذرنے کے لئے ایک متعلق افسر کی میز کے سامنے جا کر کھڑے ہوئے اور جیب سے پاسپورٹ نکال کر افسر مذکور کی طرف بڑھا رہے تھے کہ وقتِ موعود آ پہونچا، یک بیک دل کی حرکت بند ہو گئی اور دھڑام سے زمین پر گر پڑے، لوگوں نے دیکھا تو مرغِ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر چکا تھا۔

"انا للہ وانا الیہ راجعون"

مرحوم کی شخصیت عجیب وغریب کمالات واوصاف کی جامع تھی، حکومت کے اعلیٰ افسر ہونے کی حیثیت سے نہایت لائق وقابل، بڑے نیکنام اور حکومت اور پبلک دونوں کی نگاہ میں معتمد اور قابلِ احترام تھے ہر معاملہ میں سرکاری ہو یا غیر سرکاری اُن کی ایمان داری اور دیانت پر سب کا ایمان تھا، ضرورت مندوں کے ساتھ ہمدردی وغمگساری اور عملاً ان کی امداد واعانت اس قدر عام اور ہمہ گیر تھی کہ ایک ہم پیشہ ہندو دوست کی اس کی زندگی میں مدد کرکے اور اس کی موت کے بعد اُس کے بچوں کو اپنی تربیت میں لے کر اور اُن کو اعلیٰ تعلیم دلاکر مرحوم نے انسانیت وشرافت کا جو غیر معمولی مظاہرہ کیا لکھنؤ کے باخبر اصحاب پر مخفی نہیں ہے پانچ ہزار روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے، لیکن اس کا اکثر وبیشتر حصہ غریبوں اور ضرورتمند اصحاب یا اداروں پر خرچ ہوتا تھا، دین داری کا یہ عالم تھا کہ کئی برس مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر رہے، میٹنگ کے درمیان جب کبھی ظہر، عصر کی نماز کا وقت آتا تھا مرحوم پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے، جدید طبقہ میں اللہ کے فضل وکرم سے دین دار لوگوں کی کمی نہیں ہے، لیکن اگر معرفت وولایت کی حقیقت قلب کا سوز وگداز اور نظر کی پاکبازی ہے تو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حال میں اس طبقہ نے دو بزرگ ایسے پیدا کئے ہیں جنھیں بے تکلف ولی اور صاحبِ باطن ومعرفت کہا جا سکتا ہے، ایک جنوبی ہند کے ڈاکٹر مولوی عبدالحق، اور دوسرے یہ سید صدیق حسن، یہ دونوں خدا کو پیارے ہوگئے، مگر درحقیقت اسی طرح کے حضرات ہیں جن کے دم سے مذہب اور شرف ومجد انسانی کی عزت وآبرو اس زمانہ میں قائم ہے، اور ان کی پاک وصاف زندگیاں اس حقیقت کا روشن ثبوت ہیں کہ جو شخص فکر وعمل کے اعتبار سے سچا اور پکا مسلمان ہوتا ہے اُس کا وجود سراپا خیر وبرکت ہوتا ہے، اپنوں کے لئے بھی اور غیروں کے لئے بھی، مسلمانوں کے لئے اور ہندوؤں کے لئے بھی، ملت کے لئے اور قوم ووطن کے لئے بھی، حکومت کے لئے اور عوام کے لئے بھی نام کے صدیق تھے، اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد بھی صدیقین وشہدا کا مقام جلیل عطا فرمائے، آمین !

اِس اشاعت میں اڈیٹر برہان کے نام مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب عثمانی کا وہ خط شائع ہو رہا ہے جو موصوف کے پندرہ روزہ سفرِ روس کے مشاہدات وتاثرات پر مشتمل ہے۔ اس ملک کے متعلق عام طور پر جو